حرف آغاز

انتخابی عمل جمہوریت کی روح ہے اس عمل کے قابل اعتبار ہونے کا انحصار ووٹروں کے انتخابات میں زیادہ سے زیادہ شرکت پر ہے۔ انتخابات میں ووٹ ڈالنے والی لڑکیوں اور خواتین کے کم ووٹ کے تناسب سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکیاں اور خواتین بہت کم ووٹ ڈالتی ہیں، ان میں ایسی خواتین کی ایک بڑی تعداد بھی شامل ہے جو ووٹر تو بنی ہوئی ہیں لیکن بوجوہ ابھی تک ووٹ ڈالنے میں پہل نہیں کی۔ ایک بڑی تعداد ایسی لڑکیوں کی بھی ہے جو ووٹنگ کے سن تک تو پہنچ گئی ہیں لیکن ابھی تک ان کا نام انتخابی فہرست میں شامل نہیں ہوا اس کے علاوہ ایسی لڑکیاں بھی کثیر تعداد میں ہیں جو آئندہ آنے والے الیکشن میں پہلی مرتبہ ووٹ ڈالنے جارہی ہیں اسی مقصد کے تحت لڑکیوں اور خواتین کی رہنمائی کے لئے یہ گائیڈ تیار کی گئی ہے تاکہ وہ انتخابی عمل اور ووٹ ڈالنے کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔

یاد رکھیئے کہ انسانوں کا اشتراک عمل ہی ایک قوت کا روپ دھارتا ہے اور قوموں کی زندگی پر اثرانداز ہوتا ہے۔ آج کی اظہار رائے کا عمل ایک سائنس کی صورت اختیار کر چکا ہے، جس کی اپنی زبان اور اصطلاحات ہیں اور اپنا مخصوص ساز وسامان ہے ہمیں معلوم ہے کہ اس عمل کو انتخاب یا الیکشن کہتے ہیں۔ رائے کو ووٹ کہتے ہیں اور جس ڈبے میں رائے کی پرچیاں جمع کرتے ہیں اسے بیلٹ بکس کہتے ہیں اور اس پرچی کو بیلٹ پیپر یا ووٹ کی پرچی یا قدرے مشکل لفظوں میں قرطاس رائے کہا جاسکتا ہے۔ سینکڑوں برسوں کے سفر میں اظہار رائے کا پیشہ وارانہ تشخص ابھرا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر، الیکشن کمیشن، انتخابی فہرستیں، انتخابی علاقہ، انتخابی حلقہ بندیاں، نامزدگی، مہریں، ان مٹ سیاہی، خفیہ رائے دہندگی کا کمرہ، پولنگ سٹیشن، پریذائیڈنگ آفیسر، پولنگ آفیسر، ریٹرننگ آفیسر، امیدوار، امیدوار کا ایجنٹ، پولنگ ایجنٹ، کوڈ مارک، بیلٹ بکس، انتخابی نتیجہ، شفافیت، غیر جانداریت، آزادانہ ووٹ، ٹینڈرڈ ووٹ، چیلنج ووٹ، انتخابی نشان، سیاسی جماعت، سیاسی عمل، انتقال اقتدار غرض ان گنت الفاظ ہیں جو اظہار رائے کے علم کو بیان کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ گائیڈ لڑکیوں اور خواتین کو ووٹر بننے کے مقاصد، اہمیت اور طریقہ کار کے بارے میں آسان فہم معلومات کا ذریعہ ثابت ہوگی اور اس کے نتیجہ میں خواتین اور لڑکیاں ووٹ ڈالنے کے عمل میں پیش قدمی کریں گی اور ان کی رائے ملک کے مستقبل اور صنفی مساوات کی جانب کوششوں پر مثبت اثرات مرتب کرے گی۔

ہمارے معاشرے میں خواتین کی پسماندگی قومی ارتقاء کی راہ میں بڑی رکاوٹوں میں سے ایک ہے تاہم نوجوان مرد وخواتین کے مثبت جذبوں سے یہ امید بندھتی ہے کہ وہ متعصّبانہ ثقافتی بندھنوں کو توڑنے کی ہمت کریں گے۔ ہم نوجوان مردوں سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ انتخابی معلومات اور سیاسی آگاہی میں اپنے گھرانوں کی خواتین کو بھی شریک رکھیں گے اور یقینی بنائیں گے کہ ان کے گھر کی سب ووٹر بننے کی اہل خواتین کے نام انتخابی فہرست کے حصہ نسواں میں درج ہوں۔ جب پولنگ ہو تو وہ اپنی خواتین کو پولنگ سٹیشن تک جانے کے لئے آسانی اور سہولت فراہم کریں تاکہ وہ اپنا قیمتی حق رائے دہی استعمال کرسکیں۔

شاہین قریش (پریزیڈنٹ بلیو وینز)

ووٹ کی اہمیت

جمہوریت میں اظہار رائے کے طریق کار کو ووٹنگ Voting کہتے ہیں۔ ووٹ ڈالنا ہمارا حق ہی نہیں بلکہ پاکستان کے ایک شہری کے طور پر ہماری ذمہ داری بھی ہے۔ جمہوریت کی روح فیصلہ سازی اور سیاسی طور طریقوں میں لوگوں کی شمولیت سے عبارت ہے۔ جب عوام کی کثیر تعداد انتخابات میں حصہ لیتی ہے تو اس کے ذریعے سے جمہوری طریقے سے منتخب ہونے والی حکومتوں کے فیصلے کہیں زیادہ جائز اور قابل قبول ہوتے ہیں۔ ووٹروں اور ان کے ووٹوں سے منتخب ہونے والے نمائندوں کے درمیان ایک مستقل مثبت رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

ووٹر جن نمائندوں کو تواتر سے منتخب کرتے ہیں ان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی کارکردگی سے اپنے ووٹروں کو مطمئن اور خوش رکھیں لیکن اس کے برعکس اگر نمائندے اپنے ووٹروں کے اعتماد پر پورے نہ اتریں اور اپنی حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھائیں تو ووٹر انہیں اگلے انتخاب میں منتخب نہیں کرتے۔

اکثر جمہوری حکومتیں قومی انتخابات میں عوامی شرکت کو شہریوں کا حق شہریت سمجھتے ہیں۔ تاہم بعض لوگ انتخابات میں شرکت کو شہریوں کی شہری ذمہ داری گردانتے ہیں۔ بعض ممالک میں ووٹ ڈالنا شہری فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ وہاں کے آئین و قوانین میں ووٹ ڈالنے کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور اس کیلئے ضوابط بنائے گئے ہیں۔ بعض ممالک تو اس معاملے میں اس حد تک آگے چلے گئے ہیں کہ وہ ووٹ نہ ڈالنے والے شہریوں پر پابندیاں عائد کرتے ہیں اور جرمانہ کرتے ہیں۔

ووٹ اور آپ

☆ اگر آپ 18 سال یا اس سے زائد عمر کے ہیں تو ووٹ ڈالنا آپ کا حق ہے۔

☆ ووٹ ایک مقدس قومی امانت ہے اسے سوچ سمجھ کر استعمال کیجئے۔

☆ ووٹ کو کاغذ کی ایک پرچی نہ سمجھئے یہ بہت قیمتی ہے۔

☆ ووٹ کا صحیح استعمال ملک اور قوم اور آنے والی نسلوں کی فلاح کا ضامن ہے۔

☆ اپنے ووٹ کا استعمال اقربا پروری اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر اور ملک و قوم کی مفادات کو پیش نظر رکھ کر کریں۔

☆ ووٹ کا حق صرف مردوں کو ہی نہیں بلکہ خواتین کو بھی حاصل ہے۔

☆ آپ کے ووٹ کا غلط استعمال آپ کے ملک و قوم کیلئے نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔

☆ ووٹ کا صحیح استعمال آپ کے علاقے کی تقدیر بدل سکتا ہے۔

☆ ووٹ کا حق ذمہ داری سے استعمال کیجئے اور دوسروں کی بھی ووٹ کے صحیح استعمال میں معاونت کیجئے۔

☆ ووٹ ایک مقدس قومی امانت ہے' اپنا قیمتی ووٹ بے داغ کردار کے حامل' بے لوث خدمت کے جذبے سے سرشار' اہل' باصلاحیت اور دیانتدار امیدواروں کے حق میں استعمال کر کے قومی فریضہ بجا لائیے۔

☆ ہر شہری کو حق رائے دہی حاصل ہوتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں یہی نمائندے مقامی' صوبائی سطح کی حکومتیں تشکیل دیتے ہیں۔

☆لوگوں کی منتخب کی ہوئی اسمبلیاں قوانین بناتی ہیں اور ان قوانین کے تحت ہی ریاستیں ادارے تشکیل پاتے ہیں اور ملک کے تمام انتظامی معاملات چلاتے ہیں۔

آپ کا ووٹ ڈالنا کیوں ضروری ہے؟

زندگی ایسے بے شمار معاملات ہیں جو آپ کے معمولات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ووٹنگ کے ذریعے آپ ان معاملات کے بارے میں آواز اٹھاتے ہیں جن کی بازگشت گردوپیش میں سنی جاتی ہے اور ان معاملات میں ایسی تبدیلی کا سبب بنتی ہے جو آپ کے لئے مستحسن ہوتی ہے۔

یہ معاملات ہماری روزمرہ زندگی کے تمام گوشوں پر محیط ہیں۔ مقامی سکول میں بچے کا داخلہ ہو یا ہسپتال میں دواؤں کی عدم دستیابی' یا نزدیکی پارک میں تفریح کے لئے جھولے ٹوٹے ہوئے ہوں یا کوڑا کرکٹ اٹھانے میں تساہل یا پھر عالمی سطح پر دہشت گردی کا مسئلہ ہو' ان سب پر مقامی' ضلعی' صوبائی یا قومی سطح پر منتخب حکومتیں فیصلے کرتی ہیں۔ اگر آپ نے ووٹ ڈالا ہے تو ان فیصلوں میں ہر سطح پر آپ کی مرضی یا رائے بھی منعکس ہوتی ہے۔ ایک طرح یہ فیصلے آپ کی جگہ پر کئے جاتے ہیں۔

حق رائے دہی کے حصول کیلئے سبھی ملکوں میں جدوجہد ہوئی ہے۔ برعظیم پاک وہند میں بھی اس قیمتی حق کے لئے بے پناہ کوششیں کی گئیں تب کہیں جا کر اس کا استحقاق ہمیں ملا۔ مردوں کو رائے دینے کا حق تو جلد مل گیا لیکن خواتین کے لئے یہ حق طویل جدوجہد پر پھیلا ہوا ہے۔ برطانیہ جو مادر جمہوریت ہے وہاں بھی ستر برس پہلے تک خواتین اس حق سے محروم تھیں۔ امریکہ جو آج جمہوریت کا سب سے بڑا چیمپین ہے 1971ء میں اس قابل ہوا کہ وہاں ووٹر بننے کی عمر 21 کی بجائے 18 برس ہوئی۔ پول ٹیکس' ووٹر بننے کیلئے ٹیسٹ اور جائیداد کی شرائط ختم کرنے میں صدیاں لگیں۔ ہمیں تو 18 برس کا ووٹر بننے کی اہلیت مفت میں بغیر جدوجہد کے مل گئی ہے اس کی قدر کرنی چاہیے۔

بات اس حق کے ملنے پر ہی ختم نہیں ہو جاتی۔ جمہوریت کی بقاء واستحکام اور دوام کا انحصار عوام کے حق رائے دہی کے استعمال پر ہے۔ اس حق کے استعمال سے ہی آپ پائیدار اور مستحکم ترقی کی جانب گامزن ہو سکتے ہیں، اچھی باتوں کا احیاء کر سکتے ہیں، امن قائم رکھ سکتے ہیں، معاشرے میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں اور اسی حق کے استعمال کے ذریعے اپنے منتخب نمائندوں کو جواب دہی پر مجبور کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں جس طرح جمہوریت برسرکار ہے اس میں ووٹ ڈالنے کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ آپ کے ووٹ کی اہمیت صرف عام انتخابات میں شمولیت تک محدود نہیں ہے جس میں آپ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے نمائندوں کو چننے کیلئے ووٹ ڈالتے ہیں بلکہ آپ کا ووٹ مقامی سطح پر یونین کونسل کے نمائندوں کو چننے کے لئے بھی بیش قیمت ہے۔ انتخابات کے روز' جو وقت اور توانائی آپ ووٹ ڈالنے کیلئے استعمال کرتے ہیں یہ اس قیمتی موقع کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں جو آپ کو اپنے گردوپیش' اپنی یونین' اپنے قریئے' قصبے، ضلع' شہر' صوبے اور ملک کے معاملات میں اثر انداز ہونے کی طاقت سے بہرہ ور کرتا ہے۔

آپ کا 18 سال کا ہونا

زندگی کا سفر جو گود سے شروع ہوتا ہے عہد طفولیت' بچپن' لڑکپن سے گزرتا ہوا' انسان کو عمر کے سب سے اہم سنگ میل پر لے آتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ہر کام' ہر فعل کی ذمہ داری اپنی ذات پر مرکوز ہو جاتی ہے۔ وہ جسمانی طور پر کمال پر پہنچ جاتا ہے۔ اسے اپنے فیصلے کرنے

کی صلاحیت کو آزمانے کا موقع عطا ہو جاتا ہے۔ جہاں انسان جسمانی و ذہنی حسن کمال پر پہنچ جاتا ہے وہاں اس سے اپنے فرائض کی انجام دہی کی ذمہ داری کا بوجھ بھی اسے برداشت کرنا پڑتا ہے۔ وہ اپنی تعلیم، اپنے گھر، رشتوں، رفاقتوں، گردوپیش، ماحول، مستقبل، معاش اور معاشرے کا ایک باقاعدہ رکن جاتا ہے نوجوان مرد اور عورت جونہی اٹھارہ برس کے سن میں قدم رکھتے ہیں اپنی مرضی، اپنی رائے، اپنی سوچ، اپنے ارادے اور اپنے اظہار پسند و ناپسند کیلئے خود مختار ہونے کے اعزاز سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں۔ یہ اختیار انہیں زندگی کے سب گوشوں تک رسائی عطا کرتا ہے۔ یہ عظیم اختیار انہیں سیاست میں بھی شاندار اور منفرد اہمیت عطا کرتا ہے اب وہ قانونی طور پر قیادت و سیادت میں قومی فیصلوں اور پالیسیوں میں اپنی رائے دینے کے مجاز ہو جاتے ہیں۔ کروڑوں افراد کے معاشرے میں ان کی رائے اب گنی جاتی ہے اور کل قوت کی ایک مہین اکائی ہونے کے باوجود اثر رکھتی ہے۔

آئین پاکستان اور ووٹ ڈالنے کا استحقاق

آئین کے آرٹیکل (2)51 کے تحت وہ مرد اور عورت ووٹ ڈالنے کا استحقاق رکھے گا/ گی اگر

(الف) وہ پاکستان کا/ کی شہری ہو۔

(ب) اس کی عمر 18 برس سے کم نہ ہو۔

(ج) اس کا نام انتخابی فہرست میں درج ہو اور

(د) اسے کسی با اختیار عدالت نے فاتر العقل قرار نہ دیا ہو۔

ووٹر بننے کیلئے بنیادی شرائط

صرف 18 برس کا ہونے سے آپ کو حق رائے دہی نہیں مل جاتا اس استحقاق کو استعمال کرنے کیلئے قانون کے مطابق یہ لازمی ہے کہ آپ کا نام بطور ووٹر انتخابی فہرست میں درج ہو۔ نام تب درج ہوتا ہے جب آپ کی تاریخ پیدائش کی تصدیق یا عمر کی تصدیق قومی شناختی کارڈ کے ذریعے ہو۔ اس بات کا مطلب یہ ہے کہ حق رائے دہندگی کو استعمال کرنے کیلئے پہلے مرحلے میں شناختی کارڈ کا حصول ہے اور دوسرے مرحلے میں انتخابی فہرست میں بطور ووٹر نام کا اندراج ہے۔

پہلے مرحلے کیلئے نادرا (NADRA) کا ادارہ خدمات سرانجام دیتا ہے۔ دوسرے مرحلے کیلئے چیف الیکشن کمشنر کا ادارہ کام کرتا ہے۔ درج ذیل میں ان دونوں اداروں کے ذریعے سے مراحل کو طے کرنے کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(اول) شناختی کارڈ کا حصول

(دوم) انتخابی فہرست میں اندراج

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کا حصول کیسے کریں:

حکومت پاکستان نے وفاقی وزارت داخلہ کے تحت National Database and Registration Authority یعنی NADRA کے نام سے ایک قومی ادارہ قائم کیا ہے جو تمام پاکستانی شہریوں کو رجسٹر کرتا ہے اور قومی شناختی کارڈ جاری کرتا ہے۔ یہ شناختی کارڈ کمپیوٹرائزڈ ہوتے ہیں۔ کمپیوٹرائزڈ نیشنل آئڈنٹی کارڈ Computerised National Identity Card(CNIC) ہر پاکستانی شہری کو جو 18 برس یا اس سے زائد عمر کا ہو جاری کئے جاتے ہیں یہ کسی بھی پاکستانی شہری کا مصدقہ شناخت نامہ ہے۔ چیف الیکشن کمشنر کے ادارے نے انتخابی فہرست میں بطور ووٹر نام کے اندراج کے لئے NIC کو لازمی شرط قرار دیا ہے۔ اس لئے یہ انتہائی ضروری کہ ووٹر بننے کے لئے سب سے پہلے آپ کے پاس NIC ہونا چاہیے۔

موجودہ حالات میں نادرا کے جاری کردہ کمپیوٹرائزڈ کارڈ یا اس سے قبل رجسٹریشن آفس کے جاری کردہ قومی شناختی کارڈ کی مصدقہ نقل دکھا کر آپ بطور ووٹر اپنا اندراج کرواسکتے ہیں۔

نادرا سے آپ شناختی کارڈ کیسے حاصل کرسکتے ہیں:

آپ کی اعانت ورہنمائی کیلئے اس گائیڈ میں مختصراً کمپیوٹرائزڈ نیشنل آڈینٹی کارڈ (CNIC) حاصل کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

درخواست دینا:

نادرا نے ملک بھر میں ضلعی سطح ڈسٹرکٹ رجسٹریشن آفس (Distirct Registration Offiicer (DRO قائم کررکھے ہیں۔ ضلعی دفاتر کے علاوہ کام کو سرعت سے نبٹانے کیلئے (NADRA Swift Registration Centres (NSRC یعنی نادرا کے سریع العمل رجسٹریشن مراکز کا جال بچھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ موبائل رجسٹریشن وین بھی دیہی علاقوں میں جا کر فارم وصول کرتی ہیں۔ اگر خاص طور پر بلانا مقصود ہو تو اپنے علاقہ ناظم کے توسط سے ان کو بلایا جاسکتا ہے۔

کوئی شخص، مرد یا عورت، جو 18 برس یا اس سے زائد عمر کا ہے اپنا شناختی کارڈ بنوانا چاہے اسے چاہیے کہ وہ ذاتی طور پر نادرا کے کسی رجسٹریشن دفتر میں جائے اور اس امر کیلئے درخواست دے۔ شناختی کارڈ کے لئے درخواست کنندہ کو درج ذیل کاغذات پیش کرنے ہونگے۔

(i) پیدائش کا سٹرٹیفکیٹ (ii) تعلیمی اسناد اور ان کی مصدقہ نقول

(iii) والدین کے شناختی کارڈ (iv) بچوں کے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ یا فارم بی

ان دستاویزات کے متبادل کے طور پر آپ اپنے خاندان کے کسی رکن کے قومی شناختی کارڈ کے نمبر کو پیش کرسکتے ہیں۔

درخواست کنندہ اپنی باری پر کمپیوٹر میں اپنے ذاتی کوائف نامے کا اندراج کرتا/ کرتی ہے جس میں اس کا نام، والد کا نام، والدہ کا نام، تاریخ پیدائش، پتہ اور شناختی نشان شامل ہوتے ہیں۔ نادرا کے دفتر میں ہی درخواست کنندہ کی تصاویر اتاری جاتی ہیں اور نشان انگوٹھا لئے جاتے ہیں ان سب کوائف پر مشتمل فارم کی ایک نقل درخواست کنندہ کو دی جاتی ہے۔

فارم کی تصدیق:

درخواست کنندہ اپنے فارم کی تصدیق کسی سرکاری گزیٹڈ افسر یا منتخب نمائندے سے کرواتا/ کرواتی ہے۔

مصدقہ فارم کی واپسی:

اب درخواست کنندہ مصدقہ فارم کو نادرا کے رجسٹریشن مرکز میں جمع کرواتا/ کرواتی ہے۔ دفتر درخواست کنندہ ایک ٹوکن جاری کرتا ہے عمومی درخواست پر کارڈ 30 روز کے بعد جاری کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایکزیکیٹو اور ارجنٹ فیس کی ادائیگی پر کارڈ جلد بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ فیس کی ادائیگی نادرا کے دفتر میں ہی کرنی پڑتی ہے۔ فارم جمع کرانے پر ایک ٹوکن درخواست کنندہ کو دیا جاتا ہے۔

کارڈ کی ترسیل وتقسیم:

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی تقسیم کیلئے بڑے بڑے شہروں میں مراکز تقسیم قائم کئے گئے ہیں تاہم قصبات اور دیہی علاقوں میں ایسے مراکز موجود نہیں اور شناختی کارڈ نادرا کے رجسٹریشن دفاتر سے ہی تقسیم ہوتے ہیں۔ مصدقہ فارم کے جمع کرانے کے وقت جو ٹوکن دیا گیا تھا اس کی واپسی پر نیا کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ جاری کر دیا جاتا ہے۔

اگر کارڈ گم ہو جائے:

اگر آپ کا کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ گم ہو جائے تو آپ نادرا کے رجسٹریشن کرنے کے مقامی سریع العمل مرکز میں جائیں اور اپنے گم شدہ شناختی کارڈ نمبر مقررہ فیس کے ساتھ جمع کرادیں۔ آپ کو نیا کارڈ جاری کر دیا جائیگا۔

انتخابی فہرست میں بطور ووٹر اندراج

ووٹ ڈالنے کیلئے کامیابی کی کلید انتخابی فہرست میں نام کا اندراج ہے۔ آئین کے آرٹیکل 219 کی رو سے یہ چیف الیکشن کمشنر کے کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کیلئے انتخابی فہرستیں تیار کریں اور ان پر سالانہ نظر ثانی کریں۔ الیکٹورول رولز یکٹ 1974ء کی دفعہ 17 کے تحت سالانہ نظر ثانی کی صراحت کی گئی ہے۔ اسی ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت سالانہ نظر ثانی کے علاوہ بھی ووٹر کے طور پر نام کے اندراج کی سہولت بھی دی گئی ہے۔ مزید آسانی کیلئے دفعہ 27 کے تحت چیف الیکشن کمشنر کو ووٹرز لسٹ میں کسی نام کے اندراج یا اخراج یا کوائف میں تصحیح کا اختیار دیا گیا ہے۔ یعنی دوسرے لفظوں میں عملی طور پر ووٹر کے طور پر نام کا اندراج ہر وقت ممکن ہے۔ اندراج پر قطعی پابندی اس وقت عائد ہوتی ہے جب کسی انتخابی حلقے میں وہاں کے نمائندے کے انتخاب کیلئے اعلان کر دیا جائے۔ ووٹ ڈالنے کا حق ایک بنیادی حق ہے بلکہ بعض کے نزدیک یہ دیگر حقوق سے ارفع تر استحاق ہے۔ اس حق سے فائدہ اٹھانا افراد کے قومی معاملات وکاروبار میں شرکت کا آئینہ دار ہے۔ انتخابی فہرست میں مجاز ووٹروں کے ناموں کی درست کوائف کے ساتھ موجودگی انتخابات کے آزادانہ، منصفانہ اور شفاف ہونے کی سب سے اہم بنیاد ہے۔

آج کل نئی انتخابی فہرستیں از سر نو تیاری کے مراحل سے گزر رہی ہیں۔ بہت سے عوامل کی بناء پر نئی فہرستیں بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ پرانی فہرستوں کی عدم صحت، فرسودگی، نئی آبادیوں کا وجود میں آنا، نقل مکانی، انتظامی اکائیوں میں تغیر وتبدل اور سب سے بڑھ کر نوجوان لڑکے

اورلڑکیوں کا کثیر تعداد میں 18 سال کی عمر کو پہنچنا، فہرستوں کی تیاری کیلئے سامان وجہ بنا۔

انتخابی فہرست میں بطور ووٹر اندراج کے لئے آپ کو چاہیے کہ اس سلسلے میں فارم اپنے علاقے کے رجسٹریشن آفس یا اسسٹنٹ الیکشن کمشنر کے دفتر سے حاصل کریں اور اسے اپنے شناختی کارڈ کی کاپی اپنے رہائشی ثبوت، گیس، بجلی یا پانی کے بل کے ہمراہ مجوزہ فارم کے ساتھ داخل کریں۔

آپ کا ووٹ اسی علاقے میں درج ہوسکتا ہے جس علاقے کا آپ کا شناختی کارڈ ہو۔ آپ اپنے علاقے کی ووٹر لسٹ اسسٹنٹ الیکشن کمشنر یا علاقے کے رجسٹریشن آفس سے حاصل کرسکتی ہیں لسٹ کے ذریعے آپ دیکھ سکتی ہیں کہ آپ کا نام ووٹنگ لسٹ میں شامل ہے یا نہیں یہ لسٹ الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہوگی۔

ایک مرتبہ بطور ووٹر رجسٹر ہونے کے بعد آپ الیکشن کے دوران صوبائی اور قومی اسمبلی کی نشستوں کیلئے ووٹ دینے کی اہلیت حاصل کرلیں گی/گے۔

ووٹ کا اندراج باآسانی کیسے معلوم کیا جاسکتا ہے

حوالہ: الیکشن کمیشن آف پاکستان

ووٹ ڈالنا جمہوریت کی جان

پاکستانی ووٹر بہت سے انتخابات میں اپنا حق رائے دہی براہ راست استعمال کرتا/ کرتی ہے۔ اس کا ووٹ انتخاب کے نتیجے کی تشکیل میں براہ راست گنتی میں آتا ہے، یہ انتخابات آئین وقوانین کے مطابق درج ذیل ہیں۔

1- قومی اسمبلی کے عام انتخابات

2- قومی اسمبلی کے ووٹر کے انتخابی حلقے میں ہونے والا کوئی ضمنی انتخاب

3- صوبائی اسمبلی کے عام انتخابات

4- ووٹر کے صوبائی اسمبلی کے انتخابی حلقے میں منعقد ہونے والا کوئی ضمنی انتخاب

5- مقامی حکومت کے تحت یونین کونسل کے انتخابات۔

6- متعلقہ یونین میں منعقد ہونے والے یونین کونسل کے کوئی ضمنی انتخاب

7- ریفرنڈم

یعنی اس بات کا امکان ہے کہ آپ مقامی حکومت کی 4 سالہ اور اسمبلیوں کی 5 سالہ مدت کے دوران کئی بار ووٹ ڈالنے کا موقع حاصل کریں اور آپ کے ووٹ سے براہ راست قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلی اور مقامی حکومت کے تحت یونین کونسل تشکیل پائیں۔

آپ کا ووٹ بالواسطہ بھی اہمیت رکھتا ہے جس کے زیر اثر قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں خواتین کا ان کیلئے مختص نشستوں پر انتخاب ہوتا ہے پارلیمنٹ کے ایوان بالا یعنی سینٹ کے انتخابات ہوتے ہیں۔ نیز سب ایوانوں کی مشترکہ ووٹنگ سے صدر پاکستان کا انتخاب ہے۔ اگر غور فرمائیں تو آپ کے ووٹ کے زیر اثر صوبائی اور وفاقی حکومتیں تشکیل پاتی ہیں۔ جن میں وزرائے اعلیٰ اور وزیر اعظم منتخب ہوتے ہیں۔

انسانی حقوق کے عالمی منشور اور پاکستان کے آئین میں آپ کے حق رائے دہی کو بیان کیا گیا ہے۔

دانش جمہوریت

انسانی حقوق کا عالمی منشور A1 The Universal Decleration of Human Rights

ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں براہ راست یا آزادانہ طور پر منتخب کئے ہوئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق حاصل ہے۔

دفعہ نمبر 21(1)

انسانی حقوق کا عالمی منشور A2 The Universal Decleration of Human Rights

عوام کی مرضی حکومت کے اقتدار کی بنیاد ہوگی۔ یہ مرضی وقتاً فوقتاً ایسے حقیقی انتخابات کے ذریعے ظاہر کی جائے گی جو عام اور مساوی رائے دہندگی کی بنیاد پر ہوں گے اور جو خفیہ ووٹ یا اس کے مماثل کسی دوسرے آزادانہ طریقہ رائے دہندگی کے مطابق عمل میں آئیں گے۔

دفعہ نمبر 21 (3)

شہری اور سیاسی حقوق پر بین الاقوامی میثاق B International Covenant on Civil & Political Rights

جنرل اسمبلی قرارداد نمبر 2200A (xxi)

16 دسمبر 1966ء

ہر شہری کو حق اور موقع حاصل ہوگا کہ وہ

(الف) امور مملکت میں براہ راست یا آزادی سے چنے ہوئے منتخب نمائندوں کے ذریعے شرکت کرے۔

(ب) ایسے حقیقی مدتی انتخابات میں ووٹ ڈالے اور منتخب ہو جو آفاقی اور مساوی نیابت کی بنیاد پر اور خفیہ رائے دہی کے ذریعے سے منعقد کئے جائیں اور جس میں رائے دہندگان کی مرضی کا اظہار آزادانہ طور پر ہو۔

(آرٹیکل 25)

کوپن ہیگن کی دستاویز C Copenhagen Document 1990

دفعہ 5۔ یورپ میں سلامتی اور تعاون کی کانفرنس منعقدہ کوپن ہیگن (5 تا 29 جون 1990ء) میں شرکت کرنے والی ریاستوں نے تمام انسانوں کے پیدائشی اور ناگزیر حقوق کے ضمن میں طے کیا کہ انصاف کے عناصر درج ذیل ہیں۔

5.1 آزادانہ انتخابات جو مناسب وقفوں سے خفیہ رائے دہی یا مساوی طرز ووٹنگ کے ذریعے ایسے حالات میں منعقد کئے جائیں جن سے رائے دہندگان کی اپنے نمائندوں کے چناؤ میں آزادانہ رائے کا عموماً اظہار ہوتا ہو۔

5.2 حکومت کی ایسی صورت جو نمائندگی کی روح سے عبارت ہو جس میں انتظامیہ منتخب مقنّنہ یا راہے دہندگان کے سامنے جوابدہ ہو۔

UN Declaration of Principal for International Election Observation Oct 27, 2005

اقوام متحدہ کی طرف سے انٹرنیشنل انتخابی مشاہدے کیلئے اصولوں کا اعلان 27 اکتوبر 2005ء

حقیقی جمہوری انتخابات ایسے اقتدار اعلیٰ کا اظہار ہیں جس کے مالک ملک کے عوام ہوں اور جس کے آزادانہ اظہار سے حکومت کے جواز اور اقتدار کو بنیاد فراہم ہوتی ہو۔ شہریوں کے مدتی، حقیقی جمہوری انتخابات ووٹ ڈالنے اور منتخب ہونے کے حقوق کو عالمی سطح پر انسانی حقوق گردانا جاتا ہے۔ کسی بھی ملک میں حقیقی جمہوری انتخابات سیاسی طاقت کے حصول کی کشمکش کو آشتی سے طے کرتے ہیں۔ اسی طرح انہیں امن اور استحکام برقرار رکھنے میں مرکزیت حاصل ہو جاتی ہے جہاں جہاں حکومتوں کا قیام حقیقی جمہوری انتخابات کے ذریعے جائز قرار پاتا ہے۔ وہاں وہاں حصول طاقت کو غیر جمہوری طریقے سے حاصل کرنے کے چیلنج کا امکان کمزور وضعیف ہو جاتا ہے۔

جمہوری طرز حکمرانی کیلئے حقیقی جمہوری انتخابات مطلوبہ شرط ہیں کیونکہ ان کی وساطت سے ہی کسی ملک کے لوگ اپنی مرضی کا آزادانہ طور پر اظہار کر پاتے ہیں۔ قانون کی صورت گری اس بات کیلئے بنیاد فراہم کرتی ہے کہ اس آزادانہ اظہار کو ان کے نام پر اور ان کے مفادات کیلئے حکمرانی کا جواز کون پاتا ہے۔ حقیقی جمہوری انتخابات کا حصول جمہوری حکمرانی سے وابستہ وسیع تر عمل اور اداروں کے قیام کا حصہ ہے۔ چنانچہ جہاں تمام انتخابات کو حقیقی جمہوری انتخابات کے آفاقی اصولوں کو منعکس کرنا چاہیے وہاں کسی بھی انتخاب کو اس جگہ کے سیاسی، ثقافتی اور تاریخی تناظر سے جہاں یہ منعقد ہوتا ہے۔ الگ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

حقیقی جمہوری انتخابات کا حصول اس وقت تک ناممکن ہے جب تک انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کی ایک ہمہ گیر وسعت زیر مشق نہ آئے۔ اس قطعہ حقوق و آزادی پر ہمہ وقت کام جاری ہونا چاہیے اور یہ کام کسی بھی ایسے امتیاز سے مبرا ہونا چاہیے، جو نسل، رنگ، صنف،

زبان، مذہب، سیاسی یا کوئی اور رائے، کسی قومی یا سماجی ماخذ، جائیداد، پیدائش یا کسی اور صفت قائمہ، جس میں دوسری معذوریاں بھی شامل ہوں سے عبارت ہو۔ یہ کام من مانی اور بے وجہ پابندیوں سے آزاد ہونا چاہیے۔ وسیع مفہوم میں بات کی جائے تو دوسرے انسانی حقوق اور جمہوریت کی طرح ان صفات کو بھی قانون کی حکمرانی کے دفاعی حصار کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ حقوق انسانی اور دیگر بین الاقوامی میثاقات، نیز بہت سے دوسری بین الحکومتی اداروں کی دستاویزات ان صفات کے معترف ہیں۔ اس لئے حقیقی جمہوری انتخابات کا حصول بین الاقوامی اداروں کے لئے اسی طرح توجہ طلب معاملہ بن گیا ہے جس طرح یہ قومی اداروں، سیاسی طالع آزماؤں، شہریوں اور شہری تنظیموں کیلئے باعث توجہ ہے۔

آپ بطور باخبر ووٹر

انتخابات کے بارے میں پریس، الیکٹرونک میڈیا اور عام محفلوں اور گھروں میں عموماً بات چیت جاری رہتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ بطور ایک ذمہ دار پاکستانی اور باشعور شہری کی حیثیت سے آپ کو اپنے ملک کی سیاست میں کم از کم اتنی دلچسپی ضرور ہوگی جو کہ ایک ذمہ دار اور سنجیدہ شہری میں ہونی چاہیے اور آنے والے انتخابات میں آپ اپنے ووٹ ڈالنے کے بیش قیمت حق کو ضرور استعمال کریں گی۔

انتخابی معلومات

بطور ووٹر آپ کو اپنے قومی اسمبلی کے حلقے اور صوبائی اسمبلی کے حلقے کا نام اور نمبر معلوم ہونا چاہیے۔ آپ کو اپنی یونین کا نام اور نمبر بھی معلوم ہونا چاہیے۔ اگر آپ کو ان حلقوں کی جغرافیائی حدود کے بارے میں قدرے واقفیت ہو تو بہت اچھی بات ہے۔ اس سے آپ کو اس بات کا اندازہ لگانے میں مدد ملے گی کہ ان حدود میں کون کون سے لوگ آباد ہیں۔ ذرائع آمدورفت اور معاش کیا ہیں۔ تعلیم کی عمومی صورت حال کیا ہے، شفاخانے کیسے ہیں اور کیا مسائل ہیں۔ انہیں قومی سطح، صوبائی سطح پر اور مقامی سطح پر جاننے اور انہیں حل کرنے کے کیا مواقع ہیں۔ ان کے حل کیلئے امیدوار کیا وعدے کر رہے ہیں ان باتوں کے شعور سے آپ کے اس فیصلہ کرنے کو تحریک وقوت ملے گی کہ سیاسی جماعتوں اور ان سے وابستہ کس امیدوار کو منتخب کرنے کیلئے آپ ووٹ ڈالنے کا میلان رکھتی ہیں۔ پاکستان میں شرح خواندگی کم ہے آپ ان خوش قسمت لوگوں میں سے ایک ہیں جو کم سے کم مطلوبہ تعلیم حاصل کر چکے ہیں اور اب اعلیٰ تعلیم پانے کے درجوں میں ہیں یعنی کالج میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ کا درجہ شعور پیمانہ خبر اور سطح معلومات یقیناً ان لوگوں سے کہیں بلند ہے جو سکولوں میں جانے سے محروم رہے۔ آپ کو جو یہ فوقیت حاصل ہے اس کا تقاضا ہے کہ آپ انتخابات کے بارے میں ایک باخبر ووٹر ہوں۔ آپ سے توقع ہے کہ آپ کو نہ صرف ووٹر بننے کے بارے میں شرائط اور طریقہ کار سے آگاہی ہوگی بلکہ معلوم ہوگا کہ کس پارٹی کا کیا انتخابی منشور ہے۔ امیدوار کیسا ہے؟ مختلف سیاسی رہنماء کیا بات کرتے ہیں؟ خواتین کے سیاسی عمل میں، فیصلہ سازی میں قومی ترقی میں، تعلیم وصحت کی بہتری میں مختلف امیدواروں کی کیا رائے ہے؟۔

انتخابی فہرست

آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ انتخابی فہرست میں آپ کے حلقہ انتخاب کا نام کیا ہے؟ انتخابی فہرست میں کس سلسلہ نمبر پر آپ کا نام درج ہے؟ کیا پتہ درست ہے؟ کیا شناختی کارڈ کا نمبر وہی ہے جو آپ کے اصل شناختی کارڈ پر ہے۔ تو قع ہے کہ آپ نے اپنے ووٹر ہونے کے کوائف کی تصدیق بہت پہلے کر لیں گی / گے۔

امیدواروں کی دلچسپی

بعض امیدوار اور سیاسی جماعتوں کے رضا کار بھی گھر گھر جا کر ووٹروں کے کوائف تحریری طور پر تقسیم کرتے ہیں تا کہ ان کے اس طرح سہولت بہم پہنچانے سے ان کے بارے میں ووٹروں میں اچھی رائے قائم ہو اور ووٹر ان کے حق میں ووٹ ڈالنے کے لئے مائل ہوں۔

پولنگ کیلئے روانگی

پولنگ کے دن اور اوقات کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں۔ عموماً عام انتخابات میں پولنگ کے روز عام تعطیل ہوتی ہے تا کہ ووٹر سہولت سے اپنی آسانی کے مطابق گھر سے پولنگ سٹیشن جا کر ووٹ ڈال سکیں۔ ووٹر کو اپنے پولنگ سٹیشن کی جائے وقوع کے بارے میں معلومات حاصل کر لینی چاہئیں۔ پولنگ سٹیشن عموماً سرکاری عمارت یعنی سرکاری سکول وغیرہ میں قائم کیا جاتا ہے۔ قانون میں امیدواروں کیلئے ممنوع ہے کہ وہ ووٹروں کو گھر سے پولنگ سٹیشن جانے کیلئے سواری مہیا کریں۔ چنانچہ بطور ووٹر آپ کو خود ہی طے کرنا ہوگا کہ گھر سے نکل کر پولنگ سٹیشن کس طرح جائیں۔ نزدیک ہے تو پیدل جا سکتے ہیں۔ فاصلے پر ہے تو فاصلے کی طوالت اور راستے کی کیفیت کے مطابق سواری کا انتظام خود سے کریں کہ پیدل جانا ہے یا بس پر یا سائیکل پر یا کار سے۔

پولنگ سٹیشن کا گردو پیش

پولنگ سٹیشن سے باہر گیٹ پر پولنگ سٹیشن کا نمبر و نام دیا ہوتا ہے تا کہ ووٹروں کو معلوم ہو کہ انہوں نے کہاں ووٹ ڈالنا ہے۔ پولنگ سٹیشن کے اردگرد عموماً امیدواروں نے اپنے اپنے پولنگ کیمپ لگائے ہوتے ہیں جہاں انہوں نے اپنے اپنے امیدواروں کی تصاویر' پارٹی کا منشور' انتخابی نشان اور سیاسی نعرے آویزاں کئے ہوتے ہیں بعض نے انتخابی نشان کا ماڈل رکھا ہوتا ہے۔ یہ کیمپ بھی ووٹروں کی رہنمائی میں مدد دیتے ہیں۔ عموماً ان کیمپوں پر سیاسی کارکنوں کے پاس انتخابی فہرست کی کاپی ہوتی ہے۔ جسے دیکھ کر وہ ووٹروں کو بتا سکتے ہیں کہ ان کا انتخابی فہرست میں سلسلہ نمبر کیا ہے اور انہوں نے پولنگ سٹیشن پر کس بوتھ میں ووٹ ڈالنا ہے۔

پولنگ سٹیشن

مین گیٹ پر لگے ہوئے بینروں' کارڈوں اور سکیورٹی سٹاف سے پولنگ سٹیشن میں داخلہ کیلئے رہنمائی ملتی ہے۔ پولنگ سٹیشن کی عمارت کو دویا

تین یا چار بوتھوں (Booths) میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ ہر بوتھ ووٹ ڈالنے کیلئے سٹاف اور ساز و سامان کے ساتھ ایک مکمل یونٹ ہے۔
قومی و صوبائی اسمبلی کے انتخابات کیلئے پولنگ سٹیشن کا/کی سربراہ پریذائیڈنگ افسر ہوتا ہے جس کی معاونت کیلئے ہر پولنگ بوتھ پر تین افسران ہوتے ہیں۔

بوتھ کے افسران

ہر پولنگ بوتھ پر پولنگ سے وابستہ تین سٹاف ممبر کام کرتے ہیں یعنی پولنگ افسر' اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسر اول' اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسر دوم۔
مقامی حکومت کے انتخابات میں پولنگ کے لئے بوتھ پر تیسرے اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسر کی گنجائش بھی ہے کیونکہ بیلٹ پیپرز کی تعداد چھ ہوتی ہے۔

حسن ترتیب

انتخابات میں پولنگ یا ووٹ ڈالنے کا مرحلہ سارے جمہوری عمل کی روح ہے۔ پولنگ بوتھ کے تینوں افسران' ووٹر کے تعاون سے' ووٹنگ کے طریق کار کو حسن ترتیب اور با قاعدگی عطا کرتے/کرتی ہیں اور انتہائی خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل کو پہنچاتے ہیں۔ کسی پولنگس ٹیشن پر پولنگ بوتھوں کی تعداد کا انحصار اس سے منسلک ووٹروں کی تعداد پر ہے عموماً چار بوتھ فی پولنگ سٹیشن ہوتے ہیں۔ اگر ایک پولنگ سٹیشن سے ایک ہزار (سے لے کر 1500 تک) ووٹر منسلک ہوں تو اس کے ہر بوتھ کے حصے میں 250 ووٹرز آئیں گے/گی۔ عموماً صنفی طور پر پولنگ سٹیشن مشترکہ ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے دو بوتھ مرد ووٹروں کیلئے ہوں گے اور دو بوتھ خواتین ووٹروں کیلئے۔ ایک ہی الیکٹورل ایریا کے مرد و خواتین ووٹروں کو ایک ہی پولنگ سٹیشن سے وابستہ کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ ایک ہی خاندان کے مرد اور خواتین ووٹر ایک ہی مقام پر ووٹ ڈالنے جائیں۔ اس سے گھرانے کے سب ووٹر افراد کو آنے جانے اور آپس میں رابطہ رکھنے کی آسانی ہوتی ہے۔
بطور خاتون ووٹر آپ دیکھ لیں گی کہ عورتوں کے کس بوتھ پر آپ کو ووٹ ڈالنا ہے۔ ہر بوتھ کے رہنما کارڈ پر ووٹروں کا سلسلہ نمبر بھی دیا جاتا ہے۔ بوتھ کمرے میں یا ہال کے ایک حصے میں بنایا جاتا ہے جب آپ کی باری آئے تو دروازہ کھول کر کمرہ بوتھ میں داخل ہو جائیں۔ اگر آپ کا بوتھ ہال کے کسی حصے میں ہے تو آپ کو ہال میں داخل ہو کر اس حصے کی طرف جانا ہوگا جہاں آپ کا بوتھ تشکیل دیا گیا ہے۔

پولنگ بوتھ کا ڈیزائن

پولنگ بوتھ کو اس طرح ڈیزائن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ایک جانب سے ووٹر جائے پولنگ میں داخل ہو' ووٹ ڈالنے کا عمل قدم بقدم پورا کرے اور باہر جانے کے راستے (Exit) سے باہر نکل جائے۔ بیچ میں دوسرے ووٹروں سے جو ووٹنگ کے عمل کی کارروائی میں کسی سٹیج پر ہونگے' ٹکراؤ نہ ہو۔ بہت سے ووٹروں کی بوتھ میں موجودگی کو اگر باقاعدگی عطا ہو تو سب کام ایک آہنگ اور متناسب رفتار سے رواں دواں ہوتے ہیں۔

پولنگ افسر' اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسر اول اور اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسر دوم کارروائی میں اپنے اپنے حصہ عمل کے مطابق ترتیب سے بیٹھے/ ہوتے/ ہوتی ہیں ۔ گوشے میں دیوار کے ساتھ چادر معلق کرکے یا بڑی بینچ کھڑی کرکے یا الماری کی اوٹ دے کر بیلٹ پیپر پر رازداری سے نشان لگانے کی جگہ بنائی جاتی ہے۔

بیلٹ بکس

جنرل الیکشن میں دو رنگ کے بیلٹ بکس بیک وقت استعمال ہوتے ہیں۔ سبز رنگ کا قومی اسمبلی کیلئے اور سفید رنگ کا صوبائی اسمبلی کیلئے۔ سبز اور سفید رنگ کے بیلٹ بکس ایک ایک اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسر کے سامنے رکھے ہوتے ہیں یا دونوں ڈبے ایک ہی افسر کے سامنے رکھے ہوتے ہیں ان کے رکھنے کی جگہ کے تعین میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ وہ ہر وقت ووٹنگ کے نگران افسروں' امیدواروں کے پولنگ ایجنٹوں اور مبصرین کی نگاہوں میں رہیں۔ ووٹر جب ان میں اپنے ووٹ کی پرچیاں داخل کریں تو سب کو نظر آئیں۔

ووٹ ڈالنے کی کارروائی

پہلا پڑاؤ: ووٹر کی شناخت

پولنگ افسر ووٹر کو اپنی میز کی طرف بلاتا/ بلاتی ہے آپ اس کے سامنے آجائیں۔ وہ آپ سے آپ کے شناختی کارڈ کو اور انتخابی فہرست میں آپ کے کوائف کو دیکھ کر اظہار اطمینان کرتا/ کرتی ہے اور آپ کا نام با آواز بلند پکارا جاتا ہے تاکہ امیدواروں کے موجودہ پولنگ ایجنٹ بھی سن لیں۔

اب پولنگ افسر انتخابی فہرست سے آپ کا نام قلمزد کر دیتا/ دیتی ہے۔ آپ کے دائیں انگوٹھے کی جڑ پر ان مٹ سیاہی کا نشان لگایا جاتا ہے۔ یہ نشان عین اس جگہ لگایا جاتا ہے جہاں کھال ختم ہو رہی ہے اور انگوٹھے کا ناخن باہر کو نکل رہا ہے۔ آپ ذرا توقف فرمائیں کہ سیاہی سوکھ جائے۔ یہ نشان ووٹ ڈالنے کے حق کو استعمال میں لے آنے کی ظاہری علامت ہے۔

نوٹ: ایسے ووٹر جن کا انگوٹھا نہ ہو تو ساتھ والی انگلی پر ان مٹ سیاہی سے بھیگی ہوئی سلائی سے نشان لگایا جاتا ہے۔

دوسرا پڑاؤ: قومی اسمبلی کے بیلٹ پیپر کا اجراء

پولنگ افسر سے متعلق کارروائی کے بعد آپ کو اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسر اول (APO1) کی طرف جانے کا عندیہ دیا جاتا ہے۔

APO1 قومی اسمبلی کے بیلٹ پیپر کو جاری کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اس کے سامنے قومی اسمبلی کے سبز رنگوں کے بیلٹ پیپروں پر مشتمل کتاب پڑی ہے۔ ہر بیلٹ کے دو حصے ہیں۔ اصل بیلٹ پیپر پر امیدواروں اور ان کے انتخابی نشانات بنے ہوتے ہیں۔ اس بیلٹ کے مثنیٰ کا counterfoil پر ووٹر کے کوائف درج کرنے کے لئے خالی جگہیں چھوڑی ہوتی ہیں۔ مثنیٰ پر بیلٹ پیپر کا شمار نمبر درج ہوتا ہے لیکن اصل یعنی counterfoil بیلٹ پر یہ نمبر نہیں ہوتا تاکہ اس کی بات کو راز میں رہنے دیا جائے کہ کس نمبر کا بیلٹ کس امیدوار کو گیا ہے۔ مثنیٰ اور بیلٹ پیپر کے درمیان باریک سوراخوں کی ایک لکیر ہوتی ہے جس کی بناء پر بیلٹ پیپر مثنیٰ سے باآسانی الگ ہو جاتا ہے۔ بیلٹ پیپر ووٹر کو

دے دیا جاتا ہے جب کہ مثنیٰ بیلٹ پیپر کی مجلد کتاب میں بدستور جڑا رہ جاتا ہے۔

APO1 بیلٹ پیپر کے مثنیٰ میں آپ کے شناختی کارڈ کا نمبر' انتخابی فہرست میں آپ کا سلسلہ نمبر' انتخابی فہرست کی صنف اور انتخابی حلقے کا نام درج کرتا/ کرتی ہے۔

اب APO1 مرد ووٹر کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا نشان یا خاتون ووٹر کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا نشان مثنیٰ پر لگواتا/ لگواتی ہے۔

نوٹ: اگر ووٹر کا انگوٹھا نہ ہو تو ساتھ والی انگلی کے بالائی پور کا نشان لگوایا جاتا ہے۔

ہر بوتھ سے مخصوص ایک سرکاری مہر ہوتی ہے جس پر منفرد نمبر یا کوڈ نمبر دیا ہوتا ہے۔ یہ نمبر ہر بوتھ کے لئے الگ ہوتا ہے۔ ملک بھر میں ایک بوتھ پر استعمال ہونے والی مہر کا نمبر کسی بھی جگہ کسی دوسرے بوتھ میں استعمال میں آنے والی مہر سے نہیں ملتا۔

APO1 مثنیٰ پر مہر کا نشان ثبت کریگا اور اپنے دستخط کرے گا۔ پھر بیلٹ پیپر کی پشت پر سرکاری کوڈ والی مہر کا نشان ثبت کرے گا/ گی اپنے دستخط بھی کرے گا/ گی۔ اب وہ بیلٹ پیپر کو سوراخوں کی لائن سے مثنیٰ سے قطع کرے گا اور آپ کو دے گا/ گی۔ جب آپ قومی اسمبلی کا خالی بیلٹ پیپر لے لیں تو آپ کو APO2 کی طرف بھیج دیا جائیگا۔

تیسرا پڑاؤ: صوبائی اسمبلی کے بیلٹ پیپر کا اجراء

اب آپ اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسر دوم کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ APO2 کے فرائض میں صوبائی اسمبلی کے بیلٹ پیپر ووٹر کو جاری کرنے کے علاوہ یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ ووٹر کو قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی دونوں کے بیلٹ پیپروں پر اپنا چناؤ ظاہر کرنے کیلئے 9 مربعوں والی مہر دے۔

APO2 آپ کو صوبائی اسمبلی کا بیلٹ پیپر دینے کیلئے بعینہ وہی اقدامات اٹھائے گا/ گی جو APO1 نے قومی اسمبلی کا بیلٹ پیپر آپ کو دینے کیلئے اٹھائے تھے۔ فرق صرف بیلٹ پیپر کے رنگ کا ہے۔ یعنی اب APO2 صوبائی اسمبلی کا سفید رنگ کا خالی بیلٹ پیپر آپ کو دے گا/ گی۔

APO2 آپ کو سیاہی سے گیلی کر کے نو خانی مہر دے گا/ کی۔ اس سے آپ اپنا چناؤ بیلٹ پیپر پر کسی ایک امیدوار کے نام و نشان کے خانے میں ثبت کریں گے۔ اس مہر کی شکل مربع ہے جس میں 9 چھوٹے چھوٹے مربع خانے ہیں۔

پردہ پوش گوشہ

اب ووٹر قومی اسمبلی کا خالی بیلٹ پیپر اور صوبائی اسمبلی کا خالی بیلٹ پیپر لے کر' نیز 9 خانوں والی مہر لے کر پردہ پوش گوشے screened-off compartment میں چلا جائے گا/ گی۔ اس گوشے کو اس طرح بنایا گی ہے کہ آپ رازداری سے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے خالی بیلٹ پیپروں پر اپنی پسند کے امیدوار کے نام و نشان کے خانے میں صرف ایک ایک مرتبہ 9 خانوں والی مہر سے نشان ثبت کریں گے۔

تہہ کرنا

بیلٹ پیپر کو تہہ کرنا اہم ہے۔ آپ ہر بیلٹ پیپر کو اوپر سے نیچے کے رخ پر درمیان سے تہہ کریں گے اور پھر دوسری تہہ لگائیں گے جو عمودی (پہلی) تہہ کے بیچ سے گزرے گی۔ اب آپ اس گوشے سے نکل کر بیلٹ بکسوں والی جگہ پر آئیں گے اور APO2 کو 9 خالی والی مہر واپس کریں گے۔ قومی اسمبلی کے تہہ شدہ سبز بیلٹ پیپر کو سبز رنگ کے بیلٹ بکس میں اس کی درز کے ذریعے ڈال دیں گے اسی طرح صوبائی اسمبلی کے تہہ شدہ سفید بیلٹ پیپر کو سفید رنگ کے بیلٹ بکس میں اس کی درز کے ذریعے ڈال دیں گے۔

آپ نے پہلے پہل اپنی رائے دینے کے انتہائی بیش قیمت حق کو استعمال کر کے جمہوریت میں اعتماد' فیصلہ ساز پالیسیوں میں شرکت اور وطن سے محبت کا عملی اظہار کر دیا ہے۔

اگر آپ کا ووٹ پہلے ہی پڑ چکا ہو

کبھی کبھی یہ صورت حال پیش آ سکتی ہے کہ جب اصل ووٹر پولنگ اسٹیشن پر پہنچے تو اسے بتایا جائے کہ اس کا ووٹ تو ڈالا جا چکا ہے۔ ایسی صورت میں آپ بتائیں کہ اصلی ووٹر آپ ہیں۔ پولنگ سٹاف آپ کی شناخت کا اطمینان کر کے آپ کو بیلٹ پیپر جاری کرے گا اور آپ معمول کے طریقے کے مطابق اپنی پسند کے امیدوار کے نام کے آگے نشان لگا کر بیلٹ پیپر کو تہہ کر کے اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسر کو اپنا بیلٹ پیپر دیں گے جو اسے الگ لفافے میں رکھے گا۔ یہ بیلٹ پیپر بکس میں نہیں ڈالا جاتا اور انتخابی عذرداری کی صورت میں گنتی میں شمار کیا جاتا ہے۔

ووٹ کے درست استعمال کی راہ میں رکاوٹیں

☆ووٹ کی خرید و فروخت

☆دہشت اور طاقت کا استعمال

☆ذات' برادری کی سیاست

☆ووٹ کے استعمال میں عدم دلچسپی

☆عورتوں کے ووٹ ڈالنے پر غیر قانونی پابندیاں

☆ووٹر اور سیاسی جماعتوں میں رابطہ کا فقدان

☆مذہب' صنف اور علاقہ کی بنیاد پر تعصّبات کا فروغ

☆انتخابی عمل میں سرکاری مداخلت

خواتین کے ووٹ ڈالنے میں کمی کے اسباب

☆سیاسی نظام سے ناوابستگی

☆سیاسی نظام سے مایوسی

☆شناختی کارڈ کا نہ ہونا

☆گھر والوں کی جانب سے دل شکنی

☆سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کا حوصلہ شکن رویہ

☆سیاسی وانتخابی نظام میں عدم دلچسپی

☆اپنے ووٹ کے بے اثر ہونے کا تاثر

☆سیاست میں کرپشن

☆گھریلو امور میں مصروفیت

☆پتہ نہیں تھا کب اور کہاں ووٹ ڈالنا ہے

☆بیماری یا گھریلو مسائل

☆بھول جانا

☆کوئی خاص بات نہیں

☆ووٹ کی لائن میں نہیں لگ سکتے

☆کوئی اہل امیدوار نظر نہیں آتا

☆احتجاجاً ووٹ نہیں دیتیں

الیکشن کے دن یاد رکھنے والی چیزیں

☆ووٹر لسٹ میں اپنا ووٹ نمبر معلوم کرنا ہے اور یہ پولنگ کے روز پولنگ سٹیشن سے باہر کیمپ سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

☆اپنا پولنگ سٹیشن اور پولنگ بوتھ معلوم کرنا ہے۔

☆ووٹ ڈالنے کیلئے اپنا شناختی کارڈ ساتھ لے جانا نہ بھولیئے۔ اگر آپ کے پاس شناختی کارڈ نہ ہو یا گم ہو گیا ہو تو ڈومیسائل سرٹیفکیٹ، لائسنس، پاسپورٹ، شوہر کا شناختی کارڈ وغیرہ بھی دکھایا جاسکتا ہے (اگر قانون میں اجازت ہو)۔

☆بچوں کو پولنگ سٹیشن لے جانے سے گریز کریں۔

☆اگر پولنگ سٹیشن آپ کے گھر کے نزدیک ہے تو گاڑی کا انتظار نہ کریں بلکہ پیدل جا کر ووٹ پول کریں۔

☆پولنگ سٹیشن کے اندر قطار میں کھڑے ہو کر اپنی باری کا انتظار کریں۔

☆پولنگ بوتھ کے اندر پولنگ افسر آپ کا شناختی کارڈ دیکھ کر اور پولنگ ایجنٹوں سے تصدیق ہونے کے بعد آپ کے انگوٹھے پر انمٹ سیاہی کا نشان لگائے گا اور آپ کو قومی وصوبائی اسمبلی کے دو بلیٹ پیپر دیگا۔ ہلکا سبز رنگ کا بلیٹ پیپر قومی اسمبلی کے اور سفید رنگ کا بلیٹ پیپر صوبائی اسمبلی کے امیدواروں کے لئے ہوگا۔

☆آپ کا ووٹ اگر کسی اور نے پہلے سے ڈال دیا ہے تو فوری طور پر متعلقہ پولنگ حکام کے نوٹس میں لائیں۔

☆بیلٹ پیپر پر پولنگ سٹاف کی مہر اور دستخط لازماً ہونا چاہیے۔

☆پولنگ عملے سے بیلٹ پیپر پر لگانے کیلئے سٹیمپ اور پیڈ حاصل کریں اور بوتھ کے اندر ایک کونے میں پہلے سے بنائی گئی خفیہ جگہ پر جا کر دونوں بیلٹ پیپر کو میز پر رکھ کر اطمینان کے ساتھ امیدوار کے نام یا نشان پر مہر لگایئے۔

☆مہر لگانے کے بعد بیلٹ پیپر پر دو تین پھونکیں ماریئے تا کہ سیاہی خشک ہو جائے۔

☆بیلٹ پیپر کو لمبائی میں تہہ کریں تا کہ مہر کی سیاہی کا نشان کسی دوسرے امیدوار کے نام یا انتخابی نشان پر نہ آئے کیونکہ ایسی صورت میں آپ کا ووٹ ضائع ہو جائیگا۔

☆بیلٹ پیپر کو تہہ کرنے کے بعد پولنگ سٹاف کی میز پر رکھے گئے بیلٹ بکس میں ڈال دیجئے۔

☆یاد رکھیں کہ قومی اسمبلی کے لئے بیلٹ بکس کا رنگ سبز اور صوبائی اسمبلی کیلئے بیلٹ بکس کا رنگ سفید ہے۔

☆ ہلکے سبز رنگ کا بیلٹ پیپر سبز رنگ کے بیلٹ بکس میں اور سفید بیلٹ پیپر سفید بیلٹ بکس میں ڈالیئے۔

☆اطمینان کرلیں کہ آپ نے بیلٹ پیپر کو بیلٹ بکس میں صحیح طریقے سے نیچے کر کے ڈالا ہے تا کہ نکالے جانے کا احتمال نہ رہے۔

☆ووٹ ڈالنے کے بعد آپ اپنے گھر واپس تشریف لے جائیں تا کہ پولنگ سٹیشن پر رش نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ووٹ ڈالنے کا موقع ملے۔

☆پولنگ کے لئے وقت صبح 8 بجے سے شام 5 بجے تک ہے۔(جو بھی وقت اس کے قانون کے مطابق مقرر کیا گیا ہو)

☆لہٰذا وقت کی پابندی ضروری ہے اگر رش کی وجہ سے کسی کو ووٹ پول کرنے کا موقع نہ ملے تو پولنگ سٹیشن کے اندر موجود رہیے ووٹ ڈالے بغیر باہر آنے کی کوشش نہ کریں تا کہ آپ کو مقررہ وقت کے بعد بھی اپنا ووٹ اپنے ضمیر کی آواز کے مطابق استعمال کریں۔نہ کسی کے دباؤ میں آئیں نہ کسی لالچ کے دام میں آئیں۔

☆آپ نے اپنا ووٹ کس کو دیا ہے یہ بات کسی کو بتانا یا چھپا کر رکھنا آپ کا آئینی حق ہے۔

☆بیلٹ پیپرز پر کسی قسم کا نشان لگانے یا کسی قسم کی تصویر رکھنے کی کوشش مت کیجئے۔یہ قانوناً جرم ہے۔

انتخابی امیدوار کی ذمہ داری

☆امیدوار کو چاہیے کہ ضلعی الیکشن کمشنر کے دفتر سے ووٹر لسٹ حاصل کرے۔

☆ووٹروں کو(خصوصاً خواتین کو)ووٹ کی پرچی گھر تک پہنچائے تو ووٹر کو سہولت ہوگی۔

☆پولنگ ایجنٹوں کا انتخاب کرے۔

☆مردانہ اور زنانہ پولنگ سٹیشنوں کیلئے مقررہ کردہ ایجنٹوں کو ووٹر لسٹ بروقت فراہم کرے۔

☆ایجنٹوں کو اپنا اتھارٹی لیٹر دے۔

☆ایجنٹوں کے نام الیکشن کے روز تک راز میں رکھے۔

☆ایجنٹوں کو تلقین کرے کہ پولنگ نتائج کی فہرستیں وصول کر کے باہر نکلیں۔
☆پولنگ سٹیشن پر ووٹروں کے لئے سہولیات فراہم کریں مثلاً پانی سایہ وغیرہ۔
☆کون سے مجاز لوگ پولنگ سٹیشن پر موجود رہ سکتے ہیں۔
☆ضلعی ریٹرننگ افسر
☆ریٹرننگ افسر
☆اسسٹنٹ ریٹرننگ افسران
☆الیکشن کمیشن کے افسران
☆الیکشن لڑنے والے امیدواران
☆امیدواران کے الیکشن ایجنٹس
☆ملکی اور بین الاقوامی مبصرین جنہیں الیکشن کمیشن نے اجازت دی ہو۔
☆ذرائع ابلاغ کے ایسے افراد جن کو ضلعی ریٹرننگ افسر یا پاکستان الیکشن کمیشن نے اتھارٹی لیٹر دیا ہو۔
☆اس پولنگ سٹیشن پر ووٹ ڈالنے کے مستحق ووٹر۔

ووٹنگ کے دوران مسائل

ووٹر لسٹ پر نام نہیں ہے۔ اگر ووٹر کا نام ووٹر لسٹ پر نہیں ہے تو اس پولنگ بوتھ پر ووٹ نہیں ڈال سکتا۔ ووٹر کو پریذائیڈنگ افسر کے پاس جانے کی ہدایت کی جو اسے یہ بتائے گا کہ اس نے ووٹ کہاں جا کر ڈالنا ہے۔

کسی دوسرے کی جگہ ووٹ ڈالنا: ایسے ووٹر جو نابینا ہوں یا جن کو ووٹ ڈالنے کیلئے مدد درکار ہو انہیں اس بات کی اجازت ہوتی ہے کہ وہ کسی بھی شخص کو اس خفیہ جگہ پر ساتھ لے جائیں تا کہ بیلٹ پیپر پر نشان لگانے میں وہ ان کی مدد کر سکے۔ تاہم امیدوار یا اس کا الیکشن/پولنگ ایجنٹ ایسے ووٹر کے ساتھ نہیں جا سکتا۔

انتخابی فہرست سے پہلے ہی نام کاٹ دی گیا ہو۔ ایسا ووٹر جس کا نام پہلے ہی انتخابی فہرست سے کاٹ دیا گیا ہے اور وہ بضد ہو کہ اس نے اپنا ووٹ ابھی نہیں ڈالا تو وہ ٹینڈر بیلٹ پیپر استعمال کرتے ہوئے ووٹ ڈال سکتا ہے بشرطیکہ اس کے انگوٹھے پر انمٹ روشنائی کا نشان نہ لگا ہوا ہو۔

چیلنج شدہ ووٹ: اگر آپ کو یہ یقین ہو کہ کسی شخص نے پہلے ووٹ ڈال دیا ہے یا وہ شخص نہیں جو وہ ظاہر کر رہا ہے آپ کے حق ووٹ دہی کو چیلنج کر سکتے ہیں۔ ہر چیلنج ووٹ کے لئے آپ کو اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسر کے پاس ان چیلنج شدہ بیلٹ پیپروں کو علیحدہ پیکٹ میں رکھا جاتا ہے۔ چیلنج ووٹ کے ساتھ مقررہ فیس جمع کرانی ہوگی۔

ضائع شدہ بیلٹ پیپر: اگر بیلٹ پیپر پر نشان لگاتے وقت کوئی ووٹر اسے خراب کر دے تو وہ اسے اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسر کو واپس کر کے نیا بیلٹ پیپر حاصل کر سکتا ہے۔ ایسے ضائع شدہ بیلٹ پیپر بھی علیحدہ پیکٹ میں رکھے جاتے ہیں۔

مخصوص ووٹر: حاملہ خواتین، معمر اور معذور افراد جو ووٹ ڈالنا چاہتے ہوں ان کی تکلیف کو کم سے کم کرنے کیلئے انہیں بغیر انتظار کرائے پہلی قطار میں آ جانے کی اجازت ہوگی۔ اس کی کوئی قانونی حیثیت تو نہیں تاہم کسی پولنگ سٹیشن پر کام کرنے والے تمام افراد کو اس سے اتفاق ہونا چاہیے۔

ووٹنگ کے دوران خیال رکھے کہ:

☆ جنہیں ووٹ ڈالنے کا حق حاصل تھا کہیں وہ ووٹ ڈالنے سے رہ تو نہیں گئے؟

☆ جنہیں ووٹ ڈالنے کو حق حاصل نہ تھا کہیں وہ ووٹ تو نہیں ڈال گئے؟

☆ کسی نے ایک سے زیادہ بار تو ووٹ نہیں ڈالا؟

☆ پولنگ بوتھ پر ایسے لوگ تو موجود نہ تھے جن کو وہاں آنے کی اجازت نہ تھی؟

☆ کیا ووٹروں نے باقاعدہ قطاریں بنا رکھیں تھیں؟

☆ کسی پولنگ بوتھ پر کوئی ایسا شخص تو ووٹ نہیں ڈال گیا جس کا وہاں موجود انتخابی فہرست میں نام نہ تھا؟

☆ کیا کسی ایسے مرد/ عورت کو ووٹ ڈالنے کی اجازت تو نہیں دی گئی جس کے انگوٹھے پر پولنگ سٹیشن میں داخل ہونے سے قبل انمٹ روشنائی کا نشان لگا ہوا تھا؟

☆ کیا کسی ایسے شخص نے ووٹ ڈالا کہ اس کا نام انتخابی فہرست سے کاٹا نہ گیا ہو؟

☆ کیا آپ کو ایسے افراد کو چیلنج کرنے کی اجازت مل گئی تھی جو آپ کے خیال میں وہ نہ تھے جو وہ بتا رہے تھے؟

☆ کیا چیلنج شدہ بیلٹ پیپر بیلٹ بکسوں میں ڈالے گئے تھے۔

☆ کیا ان افراد کو ٹینڈر بیلٹ پیپر دیئے گئے تھے جن کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے ووٹ نہیں ڈالے مگر ان کے نام انتخابی فہرست سے کٹے ہوئے تھے اور ان کے انگوٹھوں پر انمٹ روشنائی کے نشان بھی نہیں تھے؟

☆ کیا ٹینڈر ووٹوں کو بیلٹ بکس میں ڈالا گیا تھا؟

☆ کیا حاملہ خواتین، معمر اور معذور افراد کا قطار میں انتظار کرائے بغیر ووٹ ڈالنے کی اجازت دی گئی تھی؟

☆ کیا نابینا اور مدد کے طلبگار ووٹروں کو یہ اجازت مل گئی تھی کہ وہ ووٹ ڈالنے کیلئے کسی کی مدد حاصل کر سکیں؟

☆ کیا ووٹ ڈالنے کے بعد ہر شخص فوراً پولنگ سٹیشن سے چلا گیا تھا؟

☆ پولنگ کے مقررہ وخت کے ختم ہونے کے بعد کسی کو بھی ووٹ ڈالنے کی اجازت نہیں ہوگی تاہم جو لوگ پولنگ سٹیشن کی حدود کے اندر پہلے سے قطار میں کھڑے ہونگے وہ ووٹ ڈال سکتے ہیں۔

☆ اگر ان معاملات سے متعلق آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اسے اپنے اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسر یا پریذائیڈنگ افسر کے سامنے پیش کریں۔

پولنگ بوتھ بند ہونے کے دوران کن باتوں کا خیال رکھا جانا چاہیے:

☆ کیا پولنگ کے اختتام پر ہر شخص نے ووٹ ڈال دیا تھا جو قطار میں کھڑا تھا؟

☆ کیا کسی ایسے ووٹر کو تو ووٹ ڈالنے کی اجازت نہیں دی گئی جو مقررہ وقت کے بعد قطار میں آ کر کھڑا ہوا تھا؟

☆ کیا کسی نے پولنگ بوتھ کے بند ہونے میں رخنہ اندازی تو نہیں کی؟

☆ کیا کسی نے پولنگ بوتھ کے بند ہونے کے دوران کوئی بیلٹ بکس چرایا تو نہیں یا کوئی بے جا مداخلت تو نہیں کی؟

ہمارا فرض

محبِّ وطن اور ذمہ دار پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے آپ کا فرض ہے کہ:

☆ خود بھی ووٹ ڈالنے جائیں۔

☆ دوسروں کو بھی ووٹ ڈالنے کی ترغیب دیں۔

☆ خواتین کو بھی اتنا ہی ووٹ ڈالنے کا حق ہے جتنا کہ کسی مرد کو

☆ محلے کی خواتین کہ گروپ کی شکل میں جائیں۔

☆ اپنا شناختی کارڈ کسی اور کو نہ دیں۔

☆ اگر کوئی ووٹ ڈالنے سے روکے تو فوراً وہاں موجود انتظامیہ کو اطلاع کریں۔

☆ پولنگ سٹیشن سے 400 گز کے فاصلے پر کوئی جلسہ جلوس نہ کریں۔

☆ الیکشن سے 72 گھنٹے پہلے ہر قسم کی سیاسی ایکٹویٹی بند ہونی چاہیے۔

☆ ووٹ ڈالنے کے لئے کسی بھی طرح کے پیسوں کی لالچ میں نہ آئے۔

☆ الیکشن کے دن اگر کوئی شخص جعلی ووٹ پول کرے یا غلط ووٹ پول کرنے پر مجبور کرے یا کسی بھی قسم کی دھاندلی کرتے دیکھیں تو اس کے اطلاع فوراً وہاں پر موجود انتظامیہ کو کریں۔

☆ پولنگ سٹیشن کے باہر قطار میں کھڑے ہو کر اپنی باری کا انتظار کریں تا کہ جو لوگ پہلے سے موجود ہیں وہ جلد فارغ ہوں اور آپ کی باری آئے۔

پولنگ عملے (Staff) کے ساتھ تعاون کریں ضبط وتحمل سے کام لیں۔

حوالہ جات وماخذ:

☆ پہلی دفعہ کا ووٹر (الیکشن کمیشن آف پاکستان)

☆ ووٹر ایجوکیشن فار الیکشن (پروگیسو یوتھ فورم)

☆ الیکشن 2002 (ایوارڈ)